48958 ـ قبر پر پھول یا کھجور کی ٹہنی رکھنی مشروع نہیں ہے

سوال

میں نے ایك حدیث پڑھی ہے کہ:
" نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کھجور کی ٹہنی رکھی تھی"
تو کیا قبر کی زیارت کرنے والے شخص کے لیے ایسا کرنا سنت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے وہ حدیث بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی ہے:

وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی بڑی چیز میں نہیں، ان میں سے ایك شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا غیبت کرتا تھا"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کی ایك ٹہنی لے کر اسے دو حصے کیا اور ہر ایك قبر پر ایك ٹہنی گاڑ دی، صحابہ کرام نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا:

" امید ہے کہ جب تك یہ خشك نہ ہوں تو اللہ تعالی ان کے عذاب میں تخفیف رکھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (218) صحیح مسلم حدیث نمبر (292).

بعض علماء کرام نے عذاب میں کمی کی علت یہ بیان کی ہے کہ ہری بھری ٹہنی اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہے، تو یہ عذاب میں تخفیف کا باعث بنے گی، اس علت میں نظر یعنی اعتراض ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر میں اکثر اور زیادہ مفسرین کا یہی مذہب ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالی کی پاکیزگی اور تسبیح بیان نہ کرتی ہو الاسراء (44).

مفسرین کا کہنا ہے کہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ: ہر زندہ چیز، اور ان کا کہنا ہے کہ: ہر چیز کی زندگی اس کے حال کےمطابق ہے، تو لکڑی کی زندگی اس وقت تك ہے جب تك وہ خشك نہیں ہوتی، اور پتھر جب تك ٹوٹتا نہیں، اور مفسرین میں سے محققین نے یہ مسلك اختیار کیا ہے کہ یہ آیت اپنے عموم پر ہے. اھـ

یعنی اس آیت میں تسبیح خشك کو چھوڑ کر تازہ اورہری بھری کےساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر رطب و یابس چیز اللہ تعالی کی تسبیح بیان کر رہی ہے.

اور خطابی اور ان کا مسلك اختیار کرنے والوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئےقبر پر کھجور وغیرہ کی ٹہنی رکھنے سے انکار کیا اور اس حدیث کے متعلق کہا ہے:

یہ اس پرمحمول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ جب تك یہ ٹہنی خشك نہ ہو اس وقت تك ان کےعذاب میں تخفیف کر دی جائے، نہ کہ ٹہنی میں کوئی معنی تھا جواس کے ساتھ خاص ہے، اور نہ ہی یہ کہ جو معنی رطب ہے وہ یابس میں نہیں. اھـ

اور اس بنا پر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگا، لھذا کسی کے لیے بھی ٹہنی وغیرہ قبر پر رکھنی مستحب نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں قبروں پر کھجور کی ٹہنی رکھنا، اور جن قبروں پر ٹہنی رکھی ان کے عذاب میں کمی کی امید کرنا ایك معین واقعہ ہے اسے عموم حاصل نہیں، ان دوشخصوں کے متعلق ہے جن کےعذاب پر اللہ تعالی نے نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کردیا تھا.

اور یہ نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم کےساتھ خاص ہے، اور یہ ان کی جانب سےمسلمانوں کی قبروں کے لیےکوئی

سنت نہیں ہے، بلکہ اگر فرض کر لیا جائے کہ اس طرح کے کئی ایک واقعات پیش آئے تو دو یا تین بار ہی ہوا، نہ کہ اس سے زیادہ بار.

اور کسی ایک صحابی سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں، حالانکہ صحابہ کرام مسلمانوں میں سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی حرص رکھنے والےتھے، اور مسلمانوں کو فائدہ دینے میں بھی سب سے زیادہ حرص رکھتےتھے.

صرف اتنا ہے کہ بریدۃ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو ٹہنیاں رکھی جائیں، ہمیں علم نہیں کہ صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی اس میں بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے موافقت کی ہو. اھـ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان دونوں قبروں پر اس لیے ٹہنی رکھی کہ اللہ تعالی نے ان کے عذاب سے انہیں مطلع کیا تھا، اور اس کےعلاوہ کسی اور قبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رکھی.

تو اس سے علم ہوا کہ یہ قبروں پر رکھنی جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"

اورمذکورہ دونوں حدیثوں کی بنا پر اسی طرح نہ تو قبروں پر کتبے لگانا اور لکھنا، اور پھول وغیرہ رکھنا جائز نہیں؛ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبریں پختہ کرنے اور اس پرعمارت قائم کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر لکھنےسے منع فرمایا ہے. اھـ

دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (68 / 50).

واللہ اعلم .